|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر: 144504280149

جناب محترم السلام و علیکم!

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی ہے ،پہلے انہوں نے میرے بھائی کو فون کرکے یہ کہا کہ میں محمد فہیم اپنے پورے ہوش وحواس میں آپ کی بہن ندا کو طلاق دیتا ہوں یہ لفظ تین دفعہ دہرایا اور کہا کہ آپ میری کال ریکارڈ کرلیں ،اس کے کچھ دیر بعد میرے موبائل پر میسج کیا کہ میں اپنے پورے ہوش وحواس میں ندا بنت نیاز احمد کو طلاق دیتا ہوں،پھر میرے خالو کو میسج کیاکہ یہ 6 مہینے سے الگ اپنے بھائی کے دلائے ہوئے فلیٹ میں رہ رہی ہے میری بات نہیں مان رہی اس لیے میں اسے طلاق دیتا ہوں ،اب وہ اس بات کو ماننے سے انکار کررہا ہے اور کہہ رہا کہ میں نے ایک دفعہ طلاق دی ہے،اس بات کو 14 نومبر کو ایک ماہ ہوجائے گا اور میں عدت میں ہوں عدت کے دن شمار کردیئے گا ،14 اکتوبر کو یہ میسج کیا تھا۔

مستفتی:سعد

بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

**الجواب حامدا ومصلیا**

صورتِ مسئولہ میں میاں اور بیوی کا طلاق کے عدد میں اختلاف ہے، بیوی تین طلاق کا دعوی کررہی ہے اور شوہر تین طلاق کا منکر ہے اور ایک طلاق کا اقرار کررہا ہے، اس صورت میں بیوی پر ایک طلاق رجعی تو یقینی واقع ہوگئی ہے۔

باقی مزید طلاق واقع ہونے یا نہ ہونے میں میاں بیوی کا اختلاف ہے، ایسے اختلاف کی صورت میں دونوں (میاں، بیوی) پر لازم ہے کہ کسی مستند عالم ِدین یا مفتی کے پاس جاکر انہیں اپنے اس مسئلے کا فیصل/ثالث مقرر کریں ، پھر بیوی اس کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کرے اور ثالث اس سے اس کے دعوی پر دو گواہ طلب کرے، اگر وہ گواہ پیش کردے تو بیوی پر تین طلاقیں واقع ہونے کا فیصلہ دے دے، اور اگر بیوی شرعی گواہ پیش کرنے میں ناکام ہوجائے تو بیو ی کے مطالبہ پر شوہر (مدعی علیہ) پر قسم آئے گی، اگر شوہر اس طرح قسم اٹھالیتا ہے کہ "میں قسم اٹھاکر کہتا ہوں کہ میں نے فلانۃ بنتِ فلاں کو تین طلاق نہیں دی" تو ثالث تین طلاق واقع نہ ہونے کا فیصلہ کرے گا۔

تاہم اس صورت میں اگر فیصلہ شوہر کے حق میں آجائے اور شوہر ایک طلاق کے بعد رجوع کرلیتا ہے تو اس صورت میں بھی اگر بیوی نے طلاق کے الفاظ خود اپنے کانوں سے سنے ہوں تو بیوی کے لیے شوہر کو اپنے قریب آنے دینا جائز نہیں ہوگا، بلکہ یہ ضروری ہوگا کہ کسی طرح شوہر سے گواہوں کی موجودگی میں زبانی طلاق لے کر یا تحریری طلاق لے کر یا شوہر سے خلع کا معاملہ کرکے اپنے آپ کو شوہر کے نکاح سے آزاد کرالے۔

لما فی اعلاء السنن:

"البینة علی المدعي و الیمین علی من أنکر .... هذا الحدیث قاعدۃ کبیرۃ من قواعد الشرع."

(ج15،ص350، کتاب الدعویٰ، ط؛ ادارۃ القرآن)

لما فی الفتاوى الهندية:

"ويصح التحكيم فيما يملكان فعل ذلك بأنفسهما وهو حقوق العباد و لايصح فيما لايملكان فعل ذلك بأنفسهما، وهو حقوق الله تعالى حتى يجوز التحكيم في الأموال والطلاق والعتاق والنكاح والقصاص وتضمين السرقة."

(ج3،ص397، الباب الرابع والعشرون فی التحکیم، ط؛ رشیدیہ)

لما فی رد المحتار:

"والمرأة كالقاضي إذا سمعته أو أخبرها عدل لا يحل له تمكينه. والفتوى على أنه ليس لها قتله، ولا تقتل نفسها بل تفدي نفسها بمال أو تهرب، كما أنه ليس له قتلها إذا حرمت عليه وكلما هرب ردته بالسحر. وفي البزازية عن الأوزجندي أنها ترفع الأمر للقاضي، فإنه حلف ولا بينة لها فالإثم عليه. اهـ. قلت: أي إذا لم تقدر على الفداء أو الهرب ولا على منعه عنها فلاينافي ما قبله."

(ج3،ص251، باب الصریح، کتاب الطلاق، ط؛ سعید)



28/04/1445ھ

13/11/2023ش

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفراللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

28/04/1445ھ

13/11/2023ش